جلد ۲۷ | مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | مطابق ۱۶ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ فروری ۱۹۳۹ء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کے علاوہ دوران سر کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے توجہ سے دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج دوپہر کو مرزا گل محمد صاحب نے مرزا اجمل بیگ صاحب کی دعوت ولیمہ پر بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے اہل کو تبلیغ

"ہر وقت انسان کو ایسی فکر کرنی چاہیئے۔ کہ جس طرح ممکن ہو۔ عورتوں اور مردوں کو امر الٰہی سے اطلاع کر دے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا۔ جیسے کسی قوم کا نبی۔ غرض جو موقع مل سکے۔ اسے کھونا نہیں چاہیئے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب وانذر عشیرتک الاقربین کا حکم ہوا۔ تو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہونچا دیا۔ ایسا ہی میں نے بھی کئی مرتبہ عورتوں۔ اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے۔ اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں۔"

(الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

182

ہماری تقریر

"ہماری تقریر کیا ہے۔ جب بہت سے دوستوں کا مجمع ہوتا ہے۔ تو ان میں سے ہر ایک کے مرض کی اصلاح زیر نظر ہوتی ہے۔ اس لئے ان کے امراض کا علاج فرداً فرداً جمع ہو کر ایک تقریر بن جاتی ہے۔" (الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۱ء)

ایک پاکیزہ خواہش

"میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ عورتوں کے لئے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال و جواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کئے جائیں مگر مجھے اس قدر فرصت نہیں ہو سکتی۔ کوئی اور صاحب اگر لکھیں۔ تو عورتوں کو فائدہ پہونچ جائے۔"

(الحکم نمبر ۴۴۔ جلد ۵۔ صفحہ ۲۵۔ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

صبح کی سیر

فرمایا "کبھی سیر کو جاتا ہوں۔ اور کبھی نہیں جاتا۔ عموماً صبح کے وقت جاتا ہوں۔ شام کو کبھی شاذ و نادر ہی جاتا ہوں۔" (الحکم ۱۱ اگست ۱۹۰۱ء)

کثرت ازدواج

"اگرچہ عورت بجائے خود پسند نہیں کرتی۔ کہ کوئی اور اس کی سوت آئے۔ مگر اسلام نے جس اصول پر کثرت ازدواج کو رکھا ہے۔ وہ تقوے کی بنا پر ہے۔ بعض وقت اولاد نہیں ہوتی۔ اور بقائے نوع کا خیال انسان میں ایک فطرتی تقاضا ہے۔ اس لئے دوسری شادی کرنے میں کوئی عیب نہیں ہوتا۔ بعض اوقات پہلی بیوی کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے اسباب اس قسم کے ہوتے ہیں۔ پس اگر عورتوں کو* پورے طور پر خدا تعالیٰ کے احکام سے اطلاع دیجائے اور انہیں آگاہ کیا جائے۔ تو وہ خود بھی دوسری شادی کی ضرورت پیش آنے پر شاکی ہوتی نہیں۔" (الحکم نمبر ۴۴ جلد ۵ صفحہ ...)

وصیتیں

نمبر ۵۳۱۸:۔ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ محمد صادق قوم قریشی عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن مہت پور ڈاکخانہ رودڈس ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد بصورت زیور جس کی کل قیمت اندازاً ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرا مہر مبلغ بتیس روپے تھا لیکن اس وقت میرے خاوند نے پانچ صد روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو کہ اب میرا مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ سعیدہ بیگم بقلم خود حال متصل مسجد احمدیہ لاہور

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

گواہ شد:۔ محمد صادق قوم قریشی خاوند موصیہ

نمبر ۵۳۱۲:۔ منکہ خیرالدین ولد میاں مہتاب صاحب قوم گمہار پیشہ برتن سازی عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۳۴ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۱۹۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان پختہ معہ زمین قیمتی اندازاً مبلغ چھ صد روپیہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اندازاً سات روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی جائداد اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمدنی کا حصہ وصیت ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری وفات پر جس قدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد کا کل یا جزو حصہ وصیت بصورت جائداد یا نقد حوالہ یا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو اسی قدر جائداد یا رقم میرے حصہ وصیت میں اداشدہ متصور ہوگا لہٰذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی ہے کہ سند ہے۔

العبد:۔ خیرالدین نشان انگوٹھا دارالرحمت

گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (صہ) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی منگوا رکھیں۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی مفردات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوائی نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا دنیا میں آج تک ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے۔

نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ**

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بڈھا ولد قادر ذات ارائیں سکنہ ستنوہہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۵/۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور ہر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۵/۱/۳۹ (دستخط) جناب خان سربلند خان صاحب بی۔ اے۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ فضل الدین عرف تھتلو ولد نور بخش ذات گوجر سکنہ نورنگ پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۵/۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵/۲/۳۹ (دستخط) جناب خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
فارم ۱
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ مہیاں سنگھ ولد گنڈا سنگھ و جگتا ولد اودھو رام ذات راجپوت سکنہ چمینہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۵/۴/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جاتے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸/۱/۳۹ (دستخط) جناب خان سربلند خان صاحب بی اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

خوشخبری — سنہری موقع

رعایت

خاکسار کو جلسہ سالانہ کے معاً بعد نمونیہ کا شدید حملہ ہوا۔ مگر مولا کریم نے اپنے خاص فضل سے صحت عطا فرمائی ہے۔ اور آج پھر اپنی دوکان پر آیا ہوں۔ اس شکریہ میں میں اپنے پرانے دوستوں کو اپنی مشتہرہ ادویات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہوں ۱۲ فروری سے ۲۵ فروری تک جو خطوط ڈاک میں ڈالے جائیں گے ان کو یہ رعایت ملے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۱۲ فروری سے ۲۵ فروری تک جو خطوط ڈاک میں ڈالے جائیں گے انکو یہ رعایت ملے گی

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جنکی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سر در ست ملا گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور۔ اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ و چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے جائز حاجت منی آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے ۴۰ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۴۰ گولی ۱۵ روپے رعایتی ۱۳ روپے

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین استقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے پیچش۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا ہو کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جما یا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر ۱۰ روپے۔ نصف منگوانے پر ۶ روپے اس سے کم ۱۲ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ زیشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دارو مدار ہے طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہیں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۴۰ گولی چھ روپے رعایتی چار روپے۔

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہتر ین

ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں۔ استادی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپیہ۔ رعایتی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھندلا دکھے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے انکا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱؎ رعایتی ۱۲؎

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکنے ہیں۔

قیمت دو اونس شیشی ۱۲؎ رعایتی ۸؎

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ مثانہ بحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں خواہ جگر میں سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کر دیتا ہے اور آگاہ کر جاتا ہے اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ رعایتی ۱۲؎

حب مفید النسا

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ ناف کا درد کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک ۱۲؎ رعایتی ۸؎

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورتمند احباب موقع سے فائدہ اٹھائیں

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز تلمیذ خلیفۃ المسیح اوّل دواخانہ معین الصحت قادیان

۱۸۷

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

امرت سر ۱۳ فروری - امرت سر کے ایڈیشنل سیشن جج نے آج مشہور فتح دال کیس کا فیصلہ سنا دیا - اس مقدمہ میں کل ۴۵ ملزموں کا چالان کیا گیا تھا - ۱۲ کو ابتدائی عدالت ہی نے ڈسچارج کر دیا تھا - اب ۲۶ ملزموں کو بری کرتے ہوئے باقی سات کو چھ ماہ سے لے کر عمر قید کی سزا دی - عمر قید کی سزا سردار جوگندر سنگھ کو ملی ہے - ۵ ملزموں کو دو دو سال سخت قید کی سزا ملی ہے - یہ مقدمہ تقریباً ایک سال چلتا رہا - اور تقریباً دو لاکھ روپیہ گورنمنٹ کا اس مقدمہ پر خرچ آیا ہے - مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لئے بہت سے لوگ لاہور اور دیگر مقامات سے آئے ہوئے تھے۔

کلکتہ ۱۳ فروری - مسٹر بوس آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز الہ آباد روانہ ہوئے اور وہاں سے بذریعہ ریل آپ گاندھی جی سے ملنے کے لئے وارد ہا جائیں گے - الہ آباد میں آپ پنڈت جواہر لال نہرو سے صدارتی انتخاب سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق مشورہ کریں گے۔

لنڈن ۱۳ فروری - آج ہاؤس آف کامنز میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ سپین میں جنرل فرینکو کی حکومت تسلیم کرنے کے متعلق گورنمنٹ حکومت فرانس سے خط و کتابت کر رہی ہے - مگر ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی - اس مطالبہ پر کہ کسی نتیجہ پر پہنچنے سے قبل پارلیمنٹ سے مشورہ کر لیا جائے - وزیر اعظم نے کہا کہ گورنمنٹ اپنی ذمہ داری پر فیصلہ کرے گی۔

کانپور ۱۳ فروری - آج صبح جب گوالٹولی کے مزدور ملوں میں کام پر جا رہے تھے تو زبردست فساد ہو گیا - پولیس نے مشتعل ہجوم پر ۸ راؤنڈ چلائے فائرنگ اور فساد کے سلسلہ میں ۳۵ اشخاص مجروح ہوئے - اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس خفیف سے مجروح ہوئے - اس کے بعد چار مقامات پر آتشزدگی کی اطلاع موصول ہوئی جو فوراً بجھا دی گئی - سڑکوں پر فسادات کی روک تھام کر دی گئی ہے چند ملوں میں تھوڑے سے مزدور کام کر رہے ہیں - کپڑے - اناج - بیج اور کھالوں کی دکانیں بند ہیں۔

پشاور ۱۳ فروری - مولانا ابوالکلام آزاد کی دعوت پر اسمبلی کانگرس پارٹی کے ممبروں کی میٹنگ آج بعد دوپہر ڈاکٹر خانصاحب کے مکان پر ہوئی - مولانا ابوالکلام متواتر چھ گھنٹے کانگرس اسمبلی پارٹی کے ممبروں سے انٹرویو کرتے رہے آپ نے کانگرس وزارت کے قیام کے متعلق اور صوبہ سرحد کے موجودہ حالات کے متعلق تمام ممبروں سے سوالات پوچھے اور جملہ ممبران اور وزراء کے سامنے تقریر بھی کی۔

نئی دہلی ۱۳ فروری - آج سنٹرل اسمبلی میں جو ریلوے بجٹ پیش کیا گیا - اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں کوئی تخفیف ہو گی - اسمبلی کو اس بات کا یقین نہیں کہ آیا سر جیمز گرگ فنانس ممبر اپنا پانچواں اور آخری بجٹ پیش کرتے ہوئے سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں تخفیف کے متعلق اسمبلی کے مطالبہ کا کچھ احترام کریں گے یا نہیں۔

ناگپور ۱۳ فروری - حیدر آباد کے آرین ستیہ گرہ کے لئے ۵۰۰ والنٹیر یہاں کے آریہ سماجیوں نے بھرتی کئے ہیں

ہنگ کانگ ۱۳ فروری - مارشل چیانگ کائی شیک نے جاپانی فوجوں کے جزیرہ ہائی نن میں داخلہ کے بارہ میں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا - جاپانیوں کا ہائی نن میں داخلہ ایک بین الاقوامی نوعیت کا واقعہ ہے - اور اس کے نہایت دور رس نتائج ہوں گے - اس سے بحر الکاہل کی صورت حالات بالکل بدل جائے گی - اگر جاپان کو اس جزیرہ پر قبضہ رکھنے کی اجازت دی گئی تو وہ اس مقام پر ایک مضبوط بحری و فضائی مرکز قائم کر دے گا جس سے بحر الکاہل کی صورت حالات بدل جائیگی

واشنگٹن ۱۲ فروری - امریکن پارلیمنٹ کے ممبر کارڈل ہل نے اپنی تقریر میں جو دنیا بھر میں براڈ کاسٹ کی گئی کہا ہے کہ دنیا کے موجودہ حالات میں مناسب مقدار میں اسلحہ رکھنا ہر متمدن حکومت کا فرض اولین ہے - عالمگیر جنگ کا بھوت ساری دنیا کو متوحش کر رہا ہے اس لئے جنگ اور امن کا سوال ایک ذاتی سوال بن گیا ہے - ہمیں یقین ہے کہ کوئی بھی بین الاقوامی اختلاف ایسا نہیں جس کا پُر امن تصفیہ نہیں ہو سکتا - لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ایسے حالات ہو سکتے ہیں جب کہ ایک قوم کی پر امن رہنے کی خواہشات دوسروں کی حرکات سے فنا ہو کر رہ جائیں۔

کلکتہ ۱۳ فروری - امرت بازار پتریکا کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور سر آغا خان میں ہندو مسلم تصفیہ کی گفت و شنید نے کافی ترقی کر لی ہے سر آغا خان نے سمجھوتہ کا ایک مسودہ تیار کیا ہے جسے گاندھی جی نے منظور کر لیا ہے سر آغا خان نے اس مسودے کی نقل مسلم لیڈروں کو ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھیجی ہے - جن میں سر ظفر اللہ خان - سر سلطان احمد - نواب چھتاری - سر فیروز خان نون - اور سر محمد یعقوب بھی شامل ہیں

ناگپور ۱۳ فروری - حیدر آباد دکن میں آریہ سماج اور ہندو مہاسبھا کے ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں اس وقت تک ۲۰۰۰ کے قریب والنٹیر قید ہو چکے ہیں۔

الجیرس ۱۲ فروری - بحیرہ روم کا برطانوی اور فرانسیسی بیڑہ الجیرس کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہے یہ مقام افریقہ کے شمالی ساحل پر اطالوی اور فرانسیسی مقبوضات کے مابین اور جبرالٹر کے قریب واقع ہے

نئی دہلی ۱۲ فروری - ۳۴ ریاستوں کے درمیان وزراء کی ایک کانفرنس کلکتہ میں ۲۴ فروری کو ہو گی - جس میں ریاست ہائے اڑیسہ کی موجودہ صورت اور گدی نشینی کی نئی شرائط پر غور کیا جائیگا

پٹیالہ ۱۲ فروری - معلوم ہوا ہے کہ پٹیالہ گورنمنٹ نے حصار کے قحط کے سلسلہ میں کانگرس ریلیف کمیٹی کو ۲۰۰۰ روپیہ دیا ہے اور ۳ ہزار روپیہ مزید عنقریب دیا جائیگا

پٹنہ ۱۳ فروری - بابو راجندر پرشاد نے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ میں نے ورکنگ کمیٹی سے ابھی استعفیٰ نہیں دیا بلکہ مسٹر بوس کو لکھا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو میں الگ ہو سکتا ہوں۔

جے پور ۱۳ فروری - سیٹھ جمنا لال بجاج کو جنہیں کل ریاستی علاقہ میں تیسری مرتبہ گرفتار کیا گیا تھا جے پور سے ۴۴ میل کے فاصلہ پر ایک مقام موری ساگر میں نظر بند کیا گیا ہے - اور نگرانی کے لئے ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ... اور آٹھ کانسٹیبل مقرر کئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۳ فروری - پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے چھ پولیس افسروں کو جرائم کی تحقیقات کا سائنٹیفک طریقہ سکھانے کے لئے تعلیم دی جا رہی ہے - جس کا کورس تین ماہ ہو گا ان افسروں میں تین انسپکٹر اور تین سب انسپکٹر ہیں۔

ڈبلن ۱۲ فروری - آئرلینڈ کی حکومت نے فرانکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے چنانچہ مسٹر نیری کرنی کو فرانکو حکومت کے دارالخلافہ برگوس میں تعینات کر دیا گیا ہے - جو کہ سپین کی جمہوری حکومت کے پاس آئرلینڈ کے سفیر کی حیثیت سے متعین تھے۔

لنڈن ۱۱ فروری - سنڈے ایکسپریس کا نامہ نگار سپین سے اطلاع دیتا ہے کہ جنرل فرانکو نے سابق بادشاہ الفانسو کے بڑے لڑکے دون جوان کو سپین کا بادشاہ بنا لیا ہے - جو کہ بغاوت کے آغاز میں بحیثیت سپاہی ملک میں داخل ہوا تھا

کٹک ۱۳ فروری - اڑیسہ اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ حکومت بالاسور کے مقام پر ایک بندرگاہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور ۱۳ فروری - پنجاب گورنمنٹ کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء تک تین ماہ کے عرصہ میں پنجاب میں موٹر کے ۲۱۰ حادثات ہوئے - جن کی وجہ سے ۱۷ ہلاک اور ۲۸۲

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

خلافت جوبلی کب اور کس طرح منائی جائے

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے ایک تحریک اخبار الفضل مجریہ ۹ فروری ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دو باتوں کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے۔

اول۔ یہ کہ خلافت جوبلی کب منائی جائے۔ آیا جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کو ہی اس کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ یا اس کے لئے کوئی اور موقعہ جلسہ سالانہ سے پہلے نکالا جائے۔

دوسرے یہ کہ اس مبارک تقریب کو کس طرح اور کس رنگ میں منایا جائے اس سوال کے ضمن میں صاحبزادہ صاحب موصوف نے خود بھی بعض مفید تجاویز بطور راہنمائی اور مثال تحریر فرمائی ہیں۔

صاحبزادہ صاحب موصوف نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ ان دونوں امور کے متعلق احباب اپنا مشورہ لکھ کر **ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان** کے نام ارسال فرمائیں۔ مگر چونکہ صاحب موصوف نے اس تحریک میں مشورہ کے لئے میعاد کی کوئی حدبندی نہیں فرمائی۔ اور اس طرح ممکن ہے۔ کہ دوست اپنا مشورہ بھجوانے میں تاخیر سے کام لیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تمام احمدیہ جماعتوں کی طرف سے ان ہر دو امور کے متعلق **آخر فروری ۱۹۳۹ء** تک مشورہ پہونچ جانا چاہیئے اسی طرح جو احباب انفرادی رنگ میں مشورہ دینا چاہیں وہ بھی **فروری** کے اختتام تک مشورہ بھجوا دیں۔ تاکہ اس کے بعد دوستوں کی آراء کو ملحوظ رکھتے ہوئے کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا:۔ بابو فضل احمد صاحب پنشنر چند دنوں سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ملک حبیب حسن صاحب قادیان سے شیخ عباد اللہ خان صاحب پلیڈر ریٹائرڈ اپنی والدہ کی صحت کے لئے مولوی محمد یونس صاحب بریلی سے اہلیہ میاں محمد الیاس صاحب کی صحت کے لئے۔ شیر محمد صاحب بلرام دکن اپنی لڑکی لڑکے اور والدہ کی صحت کے لئے بشیر الدین احمد صاحب لالہ موسےٰ امتحان میں کامیابی اور چودہری محمد حنیف خان صاحب سانپلہ ضلع رہتک اپنے لڑکے کی صحت کے لئے احباب سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ بابو محمد شریف صاحب ٹی ٹی انبالہ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے۔

ولادت (۱) ملک ولائت خان صاحب بی۔ اے سکنہ چینی تاجرہان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بشیر احمد نام رکھا۔ (۲) غلام حیدر صاحب رہان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حضرت امیر المومنین نے عبد القادر رکھا (۳) محمد حسین صاحب احمدی گھٹیالیاں کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ (۴) سید عبد اللہ شاہ صاحب دارالانوار کے ہاں ۹ فروری کو لڑکی پیدا ہوئی (۵) عبد الغفور خان صاحب کرانک زنجبار کے ہاں لڑکا تولد ہوا (۶) ۱۲ جنوری سید اسد علی صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل قادیان کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ جسکا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے حمیدہ تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خریدارانِ الفضل کی خدمت میں گزارش

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی زبانِ مبارک سے الفضل کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں۔ عملہ الفضل ان پر عمل کرنے میں کوشاں ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں الفضل کے قدردان اصحاب پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے اسکی بجاآوری کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کی جا رہی۔ صرف چند احباب نے ایک ایک خریدار مہیا فرمایا ہے۔ امید ہے دوسرے احباب بھی اپنے اپنے حلقہ میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کر رہے ہوں گے۔ احباب کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور ہر پہلو سے مفید بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوتے جائیں گے اور وہ محسوس کریں گے۔ کہ ان کی تھوڑی سی سعی اخبار کی ظاہری و معنوی ترقی کے لئے کس قدر ممد ثابت ہوئی ہے۔ جو دوست الفضل کی خریداری کے لئے دوسروں کو تحریک فرمائیں گے۔ وہ یقیناً ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ اور خریدار مہیا کرنے والے اصحاب کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جائیں گے۔ (مینیجر الفضل)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ایک طالب علم کی کامیابی

عثمانیہ کلب پانی پت کی دعوت پر سکول کے چار طلباء عبد السلام شبلی۔ فیاض احمد محمد سعید اور خاکسار سکرٹری زیر قیادت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کلب مذکور کے تجویز کردہ ایک تقریری مقابلہ میں شمولیت کی غرض سے وہاں گئے۔ مقابلہ میں دو تقریریں کرنی تھیں۔ ایک فی البدیہہ اور دوسری مضمون معینہ پر جس کا موضوع "سائنس کی ایجادات انسانیت کی تخریب کا باعث ہوئی ہیں" تھا۔ فی البدیہہ تقریر کے مقابلہ میں ہمارے سکول کے چاروں مقررین شامل ہوئے۔ اور مضمون معینہ کے مقابلہ میں عبد السلام صاحب شبلی اور خاکسار سکرٹری۔ اس مقابلہ میں ہمارے سکول کے علاوہ میونسپل بورڈ سکول پانی پت۔ حالی مسلم ہائی سکول پانی پت۔ نارمل سکول کرنال۔ اینگلو عربک ہائی سکول اجمیری گیٹ دہلی۔ اینگلو عربک ہائی سکول دریا گنج دہلی۔ ایم۔ بی ہائی سکول نئی دہلی۔ پنجابی اسلامیہ سکول دہلی۔ فتح پوری مسلم سکول دہلی اور جامعہ ملیہ سکول شیڈرہ دہلی کے دو دو مقررین نے تقریریں کیں۔ ہر سکول کے ایک طالب علم کو مضمون کے مثبت اور دوسرے کو منفی پہلو پر تقریر کرنا تھیں پہلے اجلاس کے صدر جناب تہور علی صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ اور دوسرے کے خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر تھے۔ جملہ مقررین میں سے عبد السلام صاحب شبلی مضمون معینہ اور فی البدیہہ میں مجموعی طور پر اول قرار پائے اور ایک سنہری تمغہ حاصل کیا۔

خاکسار جلیل احمد شاہد

انجمن احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات کو اطلاع

انجمن احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہاں بجائے عہدہ امارت کے عہدہ صدارت منظور کیا گیا ہے۔ اور میاں محمود احمد صاحب کو صدر اور سکرٹری مال مقرر کیا گیا ہے۔ ناظر اعلےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۵۷ ہجری

ہندوستانی تمدّن کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ

کچھ عرصہ ہوا۔ گاندھی جی کو پنجاب کی ایک مصیبت زدہ کالج گرل نے ایک شکایت نامہ ارسال کیا تھا۔ جس میں بعض نوجوانوں کی بے راہ روی اور غیر شریفانہ روش کا رونا روتے ہوئے اس نہایت ہی شرمناک سلوک کا ذکر کیا تھا۔ جو وہ تعلیم یافتہ اور تہذیب حاضرہ کی دلدادہ نوجوان لڑکیوں سے سیر و تفریح۔ یا کالج آنے جانے کے مواقع پر روا رکھتے ہیں۔ اور گاندھی جی سے اس کے انسداد کی درخواست کی تھی۔ گاندھی جی نے اس بیچاری کا خط اپنے اخبار "ہریجن" میں چھاپ دیا۔ اور ایسے اوباش نوجوانوں کی مذمت کے ساتھ نوجوان لڑکیوں کے متعلق بھی بعض تلخ ریمارکس کر دیئے۔ اور جہاں تک اس لغویت کے انسداد کا تعلق تھا۔ آپ نے لکھا۔ کہ ایسے نوجوانوں کے نام نوٹ کر کے انہیں اخبارات میں چھپوا دینا چاہیئے۔ اور اس طرح عملی طور پر اس امر کا اقرار کر لیا۔ کہ ان کے پاس اس کا کوئی علاج نہیں"۔

اب "ٹریبیون" کی ایک قریبی اشاعت میں پھر ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک لڑکی نے اس قسم کی بیہودگیوں میں روزانہ اضافہ کا ذکر نہایت دردناک الفاظ میں کرتے ہوئے ذمہ وار اصحاب کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کریں۔ اور ان کی غیرت کو جوش میں لانے کیلئے بعض واقعات بھی نوجوان لڑکیوں کی اوباش نوجوانوں کے ہاتھوں بے حرمتی کے درج کئے ہیں۔ اور ان واقعات کے اندراج کے بعد شہر کے نوجوانوں سے یہ توقع کی ہے۔ کہ وہ لڑکیوں کی حرمت کے تحفظ کے لئے کوئی معقول انتظام کرینگے۔

ہم سمجھتے ہیں۔ کوئی شریف النفس ہمدرد وطن اس سوال کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اگر اس فتنہ کا انسداد نہ کیا گیا۔ اور اس رَو کو جو نوجوانوں کے اندر پیدا ہو کر انہیں بہائے لئے جا رہی ہے۔ روکا نہ گیا۔ تو بہت ہی تھوڑے عرصہ میں اس کی ہولناک تباہ کاریاں ظاہر ہو جائیں گی۔ مذہب اور روحانیت تو دور کی چیزیں ہیں۔ شرم و حیا بلکہ شرافت و انسانیت بھی باقی نہ رہے گی۔ اور آئندہ نسلیں ایسے معاملات میں اس قدر آزاد اور بے باک ہو جائیں گی۔ کہ ہندوستان کا تمدن مٹ جائے گا۔ اور شریف لوگوں کے لئے یہاں زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے گا۔ بے شک آج اس لغویت کی شناعت کا احساس ہندوستانی نوجوانوں کے بڑے حصہ میں موجود ہے لیکن یہ ہمارے پرانے تمدن کے اثر کا نتیجہ ہے جسے اگر محفوظ نہ رکھا گیا تو وہ کھل کھیلیں گے۔ رفتہ رفتہ یہ احساس مٹ جائے گا۔ اور یہ چیز قطعاً ناگوار اور ناقابلِ برداشت نہ سمجھی جائے گی۔ اس لغویت اور بیہودگی کے انسداد کا کیا طریق ہو سکتا ہے۔ یہ وہ سوال ہے جس کے جواب کے لئے ہر اس خیر خواہ کا دل بے قرار ہے۔ جو ان تلخ حقائق سے آگاہ ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ اس کے صحیح حل اور اصل جواب کی طرف نگاہ جانے میں تعصبات کے کئی پردے حائل ہیں جیسا کہ ایک گزشتہ اشاعت میں ہم بتا چکے ہیں۔ اس کا طریق نہ تو یہ ہے کہ ایسے اوباش نوجوانوں کے نام اخباروں میں چھاپے جائیں۔ اور نہ یہ کہ نیک سلیقت نوجوانوں کا کوئی ادارہ معرض وجود میں آکر اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے یہ سب طریق ناقابلِ عمل۔ اور بلحاظ اثرات ناکافی ہیں۔

اگر اس مرض کو ہم روکنا چاہتے ہیں اور اگر واقعی ہم چاہتے ہیں۔ کہ مغربیت اور یوروپین تہذیب کا خوفناک سیلاب ہمارے وطن کی عزت و آبرو اور ناموس کو بہا کر نہ لے جائے۔ اور شرم و حیا جو انسانیت کی زینت ہے۔ باقی رہے۔ تو یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ اپنے تمدن میں تبدیلی کریں۔ اپنی معاشرت کی اصلاح کریں۔ اور اس میں جو خطرناک عناصر۔ اور زہر آلود جراثیم داخل ہو چکے ہیں۔ ان سے اسے پاک و صاف کر دیں۔ اور پوری شدت کے ساتھ ان کو روکیں۔ اور اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ کہ یا تو تہذیب نو اور مغربیت کو قائم و برقرار رکھا جا سکتا ہے اور یا پھر شرم و حیا کو۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسری کی ضد ہیں۔ اور ایک جا جمع نہیں ہو سکتیں۔ جو لوگ اس بات کو گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ ان کی عورتیں سینما کی سیر۔ اور تفریح گاہوں میں چہل قدمی سے محروم رہ کر غیر متمدن اور غیر مہذب کہلائیں اور جو اپنی شائستگی اور معاشرتی ترقی کے لئے اس بات کو ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اعلےٰ انگریزی تعلیم حاصل کریں۔ اور اس کے لئے اگر انہیں کالجوں کے لڑکوں کے ساتھ ایک ہی کمرہ اور ایک ہی کلاس میں بیٹھنا پڑے۔ تو کوئی مضائقہ نہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ عزت و آبرو کی قدر و قیمت دل سے نکال دیں۔ اور لڑکیوں کی بے حرمتی اور بے عزتی کو برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شرمناک اور رسواکن خبریں سننے کی تاب اپنے اندر پیدا کر لیں۔

یہ عین ممکن ہے۔ کہ ہر لڑکی کو ایسے حالات پیش نہ آئیں۔ جو اس کے متعلقین کے لئے دل فگار اور دلآزار ہوں۔ لیکن اس امید پر اسے اس خوفناک متلاطم سمندر میں دھکیل دینا انتہا درجہ کی حماقت ہے۔

ہاں جو لوگ اپنی عزت و آبرو کی کوئی قیمت سمجھتے ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ شرم و حیا اور اخلاق ان کے خاندان میں باقی رہیں۔ ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ اپنی لڑکیوں کو مردوں کے ساتھ بے تکلفانہ اختلاط اور آزادانہ میل جول سے روکیں۔ ان کے لئے ابتلاء اور آزمائش کے مواقع مہیا کر کے ان سے امتحان میں پورا اترنے کی امید رکھنے کی بجائے ان کو ایسے مواقع سے ہی بچائیں۔ یہ کیا ضروری ہے۔ کہ لڑکیوں کو ایک خاص نصاب کی تعلیم ہی دی جائے۔ اور ان کے لئے کالجوں کی ڈگریاں حاصل کرنا ہی ضروری سمجھا جائے۔ کالج کی تعلیم پر جس قدر خرچ کیا جاتا ہے۔ اتنے ہی خرچ بلکہ اس سے کم خرچ پر پرائیویٹ طور پر ان کے لئے ایسی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا جا سکتا ہے۔ جو ان کے اندر روشن خیالی۔ حریت فکر۔ بلند ہمتی۔ جرأت اور دیگر اخلاق حسنہ پیدا کر سکے۔ اور ایسے صبر آزما اور بے عزتی کے مواقع بھی پیش نہ آئیں۔ اور وہ جوہر بھی محفوظ رہے۔ جو انسانیت کی جان ہے لیکن اگر بہر صورت ان کا گھروں سے باہر جانا لابدی ہو۔ تو آخر یہ کیوں ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔ کہ وہ ضرور بن سنور کر بے حجابانہ اور تن تنہا پھریں۔ وہ غیروں کی نظروں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر جہاں جانا چاہیں۔ جائیں اور آئیں۔ اپنے مرد محرموں میں سے کسی کے ساتھ جائیں۔ یہی ذریعہ ہے۔ جس سے ان خطرات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور اس قسم کے شرمناک اور رسواکن واقعات سے اپنی خاندانی اور ملک کی عزت و ناموس کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام کی ملاقات کا واقعہ کشفی ہے یا ظاہری

(۱)

الفضل ۱۲ جولائی میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت موسےٰ و خضر علیہما السلام کی ملاقات کے واقعہ کو اصلی اور ظاہری قرار دیتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ غور سے پڑھنے پر معلوم ہوتا ہے۔ قصہ کی بناوٹ کشف والی نہیں ہے۔ اور اس کے اثبات کے لئے آپ نے پانچ وجوہات پیش کی ہیں۔ لیکن آپ کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے سالم صاحب نے الفضل ۱۷ جولائی و ۶ اگست میں لکھا ہے۔ کہ اس واقعہ کو ظاہری اور اصلی قرار دینا قطعاً درست نہیں۔ بلکہ یہ تو حضرت موسےٰ علیہ السلام کا ایک کشف تھا۔ اور اس واقعہ کے کشفی ہونے کے ثبوت میں انہوں نے گیارہ وجوہات پیش کی ہیں۔ اور حضرت میر صاحب کی پانچ وجوہات کی جو انہوں نے اس واقعہ کے اصلی ہونے کی تائید میں پیش کی تھیں تردید کی ہے ؛

کشفی یا اصلی واقعہ میں امتیاز

ظاہر ہے کہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ جو نہایت فصیح اور مکمل زبان ہے۔ اور اس میں کشفی اور اصلی واقعہ میں امتیاز کرنے کے لئے مخصوص الفاظ پائے جاتے ہیں۔ جیسے رویا یا کشف پس اگر کسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ایسے الفاظ نہیں بیان کئے گئے تو قواعد زبان کی رو سے لازمی طور پر ہمیں اس واقعہ کو اصلی قرار دینا پڑیگا ہاں اس واقعہ کو اصلی صورت میں لینا اگر قابل اعتراض ہو یا دیگر بیرونی و اندرونی دلائل ایسے قائم ہو جائیں جو اس واقعہ کے کشف ہونے پر دلالت کریں۔ تو اس صورت میں اسے کشفی کہا جاسکتا ہے۔ لیکن اگر کسی واقعہ کے اصلی اور کشفی ہونے کے دلائل اپنی قوت وضعف میں تقریباً مساوی ہوں۔ بشرطیکہ کوئی بیرونی ایسی قطعی دلیل نہ پائی جائے۔ جو اس واقعہ کے اصلی ہونے پر دلالت کرے۔ تو اس واقعہ کو بھی کشفی کہا جاسکتا ہے۔

اس وقت صرف ترجیح کا سوال ہوگا جس شخص کے نزدیک کشفی ہونے کے دلائل مضبوط ہونگے وہ اسے کشفی کہہ سکتا ہے۔ اور جس کے نزدیک اصلی ہونے کے دلائل زیادہ وزندار ہوں گے وہ اسے اصلی واقعہ کہہ سکتا ہے۔

واقعہ خضر علیہ السلام

خضر اور موسےٰ علیہ السلام کی ملاقات کا جو واقعہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ اس میں رویا اور کشف وغیرہ کا کوئی ایسا لفظ نہیں ہے۔ جو اس واقعہ کے کشفی ہونے کو متعین کرے۔ پس قواعد زبان کی رُو سے اس واقعہ کو اصلی کہنا پڑے گا۔ لیکن اگر اسے اصلی صورت میں لینا قابل اعتراض ہو۔ اور بیرونی اور اندرونی دلائل ایسے قائم ہو جائیں۔ جو اس کا کشفی ہونا ثابت کریں تو اسے کشفی کہا جاسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں

قبل اس کے کہ میں فریقین کے پیش کردہ دلائل کے متعلق کچھ لکھوں۔ اس واقعہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند تحریریں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”وہ الہام ہی تھا جس کی تعمیل سے حضرت موسیٰ کی ماں نے حضرت موسےٰ کو شیر خوارگی کی حالت میں ایک صندوق میں ڈالکر دریا میں پھینکدیا الہام ہی تھا جس کے دیکھنے کے لئے موسےٰ جیسے اولوالعزم پیغمبر کو خدا نے اپنے ایک بندے خضر کے پاس جس کا نام بلیا بن ملکان تھا بھیجا۔ جس کے علم قطعی اور یقینی کی نسبت اللہ تعالےٰ نے آپ فرمایا فوجدا عبدا من عبادنا اٰتیناہ رحمۃ من عندنا وعلمناہ من لدنا علما سو اس علم قطعی اور یقینی کا یہ نتیجہ تھا۔ کہ خضر نے حضرت موسےٰ کے روبرو ایسے کام کئے جو ظاہراً خلاف شرع معلوم ہوتے تھے۔ کشتی کو توڑا۔ ایک معصوم بچہ کو قتل کیا۔ ایک غیر ضروری کام کو کسی اجرت کے بغیر اپنے گلے ڈال لیا۔ اور ظاہر ہے کہ خضر رسول نہیں تھا۔ ورنہ وہ اپنی امت میں ہوتا۔ نہ جنگلوں اور دریاؤں کے کنارہ پر اور خدا نے بھی اس کو رسول یا نبی کرکے نہیں پکارا۔ مگر جو اس کو اطلاع دی جاتی تھی۔ اس کا نام یقینی اور قطعی رکھا ہے۔ کیونکہ قرآن کے عرف میں علم اسی چیز کا نام ہے۔ جو قطعی اور یقینی ہو۔ اور خود ظاہر ہے۔ کہ اگر خضر کے پاس صرف ظنیات کا ذخیرہ ہوتا۔ تو اس کے لئے کب جائز تھا کہ امر مظنون پر بھروسہ کرکے ان امور کو کرتا کہ جو صریح خلاف شرع اور منکر بلکہ باتفاق تمام پیغمبروں کے کبائر میں داخل تھے۔ اور پھر اس صورت میں حضرت موسےٰ کا اس کے پاس آنا بھی محض بے فائدہ تھا۔ پس جبکہ بہر صورت ثابت ہے۔ کہ خضر کو خدا تعالےٰ کی طرف سے علم یقینی اور قطعی دیا گیا تھا۔ تو پھر کیونکر کوئی شخص مسلمان کہلا کر اور قرآن شریف پر ایمان لا کر اس بات سے منکر ہے۔ کہ کوئی فرد بشر امت محمدیہ میں سے باطنی کمالات میں خضر کی مانند نہیں ہوسکتا۔ بلاشبہ ہوسکتا ہے۔ بلکہ خدا نے حی و قیوم اس بات پر قادر ہے۔ کہ امت مرحومہ محمدیہ کے افراد خاصہ کو اس سے بھی بہتر زیادہ تر باطنی نعمتیں عطا فرماوے۔ الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر“

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ۱ ص ۲۶۵)

پھر فرماتے ہیں:-

”ظاہر ہے کہ وہ (عیسیٰ علیہ السلام) صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے آئے تھے۔ اور دوسرے ملکوں اور قوموں سے ان کو کچھ تعلق نہ تھا۔ پس ممکن بلکہ قریب قیاس ہے۔ کہ بعض انبیاء جو لم نقصص میں داخل ہیں۔ وہ ان سے بہتر اور افضل ہوں گے۔ اور جیسا کہ حضرت موسےٰ کے مقابل پر آخر ایک انسان نکل آیا۔ جس کی نسبت خدا نے علمناہ من لدنا علما فرمایا۔“

(دافع البلاء)

نیز فرماتے ہیں :-

”اس بات کے ثبوت کے لئے کہ خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہے کہ اپنا کلام اپنے بندوں پر نازل کرے۔ ایک مسلمان کے لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کافی ہیں۔ خدا تعالےٰ کا اپنے نبیوں سے ہمکلام ہونا اور اولیاء میں سے حضرت موسےٰ کی والدہ پر اپنا کلام نازل کرنا۔ حضرت خضر کو اپنی کلام سے مشرف کرنا۔ مریم صدیقہ سے اپنے فرشتہ کی معرفت ہمکلام ہونا وغیرہ وغیرہ اس قدر قرآن کریم میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ حاجت بیان نہیں۔“ (ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۲)

پھر فرماتے ہیں :-

”جن عظیم الشان لوگوں کو بڑے عظیم ذمہ داریوں کے کام ملتے ہیں وہ بعض اوقات خدا تعالےٰ سے علم پاکر خضر کی طرح ایسے کام بھی ان کو کرنے پڑتے ہیں۔ جن سے ایک کوتاہ بین شخص کی نظر میں وہ بعض اخلاقی حالتوں میں یا معاشرت کے طریقوں میں قابل ملامت ٹھہرتے ہیں۔ ان کے دشمنوں کی باتوں کی طرف دیکھ کر ہرگز بدظن نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اندھے دشمنوں نے کسی نبی اور رسول کو اپنی نکتہ چینی سے مستثنٰی نہیں رکھا۔“

پھر بعض انبیاء پر ایسے اعتراضوں کی مثالیں دیکر فرماتے ہیں

"حضرت آدم صفی اللہ کی نسبت مذکور ہے۔ جو فرشتوں نے ان پر اعتراض کیا اور جناب الٰہی میں عرض کیا۔ کہ کیوں تو ایسے مفسد اور خون ریز کو پیدا کرتا ہے یہ قصہ اپنے اندر یہ پیشگوئی مخفی رکھتا ہے۔ کہ اہل کمال کی ہمیشہ نکتہ چینی ہوا کرے گی۔ خدا تعالےٰ نے اسی غرض سے خضر کا قصہ بھی قرآن شریف میں لکھا ہے۔ تا لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ ایک شخص ناحق خون کر کے اور یتیموں کے مال کو عمداً نقصان پہنچا کر پھر خدا تعالےٰ کے نزدیک برگزیدہ ہے"۔

ہاں اس سوال کا جواب دینا باقی رہا۔ کہ اس طرح پر امان اٹھ جاتا ہے۔ اور شریر انسان کے لئے ایک بہانہ ہاتھ آجاتا ہے۔ اور وہ کوئی بدفعل کر کے خضر کی طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے خدا کے حکم سے یہ کام کیا ہے۔ اور یہ ایک مقام اشکال ہے۔ . . . . کہ ایک طرف تو خدا خونِ ناحق کبائر میں داخل کرے۔ اور پھر خضر کو اجازت دے۔ کہ تا معصوم بچے کو بے گناہ قتل کر دے۔ اس اشکال کا جواب یہی ہے۔ کہ ایسے اعتراضات صرف بدظنی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی حق کا طالب۔ اور نیک طبیع ہے۔ تو اس کے لئے مناسب طریق یہ ہے۔ کہ ان کاموں پر اپنی رائے ظاہر نہ کرے۔ جو متشابہات میں سے۔ اور بطور شاذونادر ہیں۔ کیونکہ شاذونادر میں کئی وجوہ پیدا ہو سکتے ہیں الیٰ آخرہٖ"

(تریاق القلوب طبع دوم حاشیہ صفحہ ۳۱۱-۳۱۲ و صفحہ ۳۱۷-۳۱۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"صاف ظاہر ہے۔ کہ بجز ایک قطعی فیصلہ کے یعنی بجز اس امر کے کہ دل اس یقین سے پُر ہو۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا حکم ہے۔ اس کے کرنے کے لئے پوری استقامت حاصل نہیں ہو سکتی۔ خصوصاً بعض امور ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ظاہر شرع کو ان پر کچھ اعتراض بھی ہوتا ہے۔ جیسا کہ خضر کے کام پر ظاہر شرع کو سراپا اعتراض تھا۔ نبیوں کی تمام شریعتوں میں سے کسی شریعت میں یہ حکم نہیں۔ کہ ایک بے گناہ بچہ کو قتل کر دو۔ پس اگر خضر کو یہ یقین نہ ہوتا۔ کہ یہ وحی خدا کی طرف سے ہے۔ تو وہ کبھی قتل نہ کرتا۔ اور اگر موسےٰ کی ماں کو یقین نہ ہوتا۔ کہ اس کی وحی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ تو کبھی اپنے بچہ کو دریا میں نہ ڈالتی"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ صفحہ ۱۴۲)

مذکورہ بالا تحریرات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خضر کے واقعہ کو ظاہری اور اصلی سمجھتے ہیں۔ اور اگر یہ واقعہ کشفی ہوتا۔ تو اس سے یہ استدلال درست نہ ہوتا۔ کہ اولیاء کو بھی قطعی اور یقینی علم خدا کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اور یہ کہ خضر منجملہ اولیاء اللہ تھے۔ جنہیں قطعی اور یقینی وحی ہوتی تھی۔ نیز یہ کہ بعض بندگانِ خدا سے ایسے افعال صادر ہوتے ہیں۔ جو ظاہری لحاظ سے دشمنوں کی نظر میں قابل اعتراض ہوتے ہیں۔ کیونکہ کشف یا خواب میں کسی کا کسی بچے کو قتل کرنا قطعاً قابل اعتراض نہیں۔ پس سالم صاحب کا یہ قطعی حکم لگا دینا کہ اس واقعہ کو اصلی صورت میں ہرگز نہیں لیا جا سکتا۔ مذکورہ بالا تحاریر کی موجودگی میں درست نہیں ہے۔

احادیث صحیحہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کے بعد میں احادیث کو لیتا ہوں۔ حضرت خضرؑ کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ وغیرہ میں بیان ہوا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سفر کا یہ سبب بیان فرمایا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ایک روز بنی اسرائیل کو وعظ کیا۔ تو آپ سے دریافت کیا گیا۔ ای الناس اعلم۔ کہ سب سے زیادہ عالم کون ہے آپ نے فرمایا۔ کہ میں ہوں۔ چونکہ آپ نے واللہ اعلم نہ کہا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کو آپ کی یہ بات پسند نہ آئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو بذریعہ وحی خبر دی۔ کہ ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے۔ جو تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ موسےٰ نے عرض کیا۔ میں اس کی ملاقات کیسے کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تم اپنے ساتھ ایک مچھلی لے لو۔ جہاں وہ گم ہو جائے۔ وہیں وہ ہمارا بندہ ہو گا۔ اس پر آپ اس کی ملاقات کے لئے یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چل پڑے۔

(بخاری کتاب التفسیر)

دوسری روایت میں ہے۔ کہ خطبہ کے بعد ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا۔ ھل فی الارض احد اعلم منک کیا زمین پر آپ سے بھی کوئی زیادہ عالم ہے۔ آپ نے نفی میں جواب دیا۔ تب آپ کو اس بندہ کا پتہ دیا گیا۔ یہی روایت صحیح مسلم میں بیان ہوئی ہے۔ اور تاریخ طبری وغیرہ میں خضر کا نام بلیا بن ملکان بتایا گیا ہے۔ اور ایک روایت ابن عباس رضؓ نے بروایت ابی بن کعب رضؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ بیان کی ہے۔ کہ موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا۔ کہ اے خدا۔ اگر تیرے بندوں میں مجھ سے کوئی زیادہ عالم ہے۔ تو مجھے اس کا پتہ بتا۔ اور ابن عباس سے ہی ایک اور روایت ہے۔ کہ حضرت موسےٰ نے اپنے خدا سے سوال کیا۔ کہ اے خدا تیرے بندوں میں سے زیادہ عالم کون ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ جو دوسرے لوگوں سے علم تلاش کر کے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ آپ نے عرض کیا۔ فھل فی الارض احد۔ تو کیا کوئی ایسا بندہ زمین پر ہے۔ یعنی جسے میں مل کر اپنے علم میں اضافہ کروں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ ہاں۔ حضرت موسےٰ نے عرض کیا۔ وہ کون ہے۔ تو فرمایا خضر۔ یہ دونوں روایتیں ابن جریر نے اپنی تفسیر میں بیان کی ہیں۔

ان روایات کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ واقعہ کشفی نہیں تھا۔ بلکہ ظاہری تھا۔ اور خدا تعالےٰ کی وحی کے مطابق حضرت موسےٰ علیہ السلام نے وہ سفر اختیار کیا تھا۔ اور یوشع بن نون کو اپنے ساتھ لیا تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ میری نظر سے کوئی مرفوع روایت ایسی نہیں گزری جس میں اس واقعہ کا کشفی ہونا مذکور ہو۔

لیت موسیٰ سکت

جن مرفوع احادیث میں خضر کا قصہ بیان ہوا ہے۔ ان کے آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک خواہش کا ذکر ہے۔ جس کے متعلق حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب تحریر فرماتے ہیں "کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کی بابت فرمایا۔ کہ کاش موسےٰ خاموش رہتے۔ تاہمیں اور بہت سی باتوں کا علم ہو جاتا"۔ اگر کشف تھا۔ تو موسیٰؑ کا بولنے یا چپ رہنے میں کیا اختیار تھا۔ مگر سالم صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر یہ ظاہری واقعہ تھا۔ تو اس کا سلسلہ ٹوٹ جانا قابل افسوس کیوں ہوتا۔ یا اس قصہ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور آپ کی امت کو آئندہ زمانے میں پیش آنے والے واقعات سے کیا تعلق ہو سکتا تھا۔ (اگر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے تعلق تسلیم کیا ہوتا۔ تو ایسا ہی ہوتا جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے ظاہری واقعات کو تھا) حدیث کے اصل الفاظ صاف بتاتے ہیں۔ کہ یہ قصہ ایک کشف تھا۔ جو آئندہ زمانہ میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا پتہ دیتا تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کے انقطاع پر افسوس ہوا"۔

حدیث کے اصل الفاظ جو بخاری۔ اور مسلم میں مروی ہیں۔ یہ ہیں:۔

"وددنا ان موسیٰ کان صبر حتی یقص اللہ علینا من خبرھما"۔

دوسری روایت میں ہے وددنا ان موسیٰ صبر حتیٰ یقص اللہ علینا من امرھما اور مسلم کی روائت میں ہے یرحم اللہ موسیٰ لوددت انہ صبر حتیٰ یقص علینا من اخبارھما۔ بیضاوی نے ایک یہ روائت نقل کی ہے۔ رحم اللہ اخی موسیٰ استحیٰ فقال ذلک لولبث مع صاحبہ لابصر اعجب الاعاجیب ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اچھا ہوتا اگر حضرت موسےٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ہمیں خضر اور موسےٰ کی اور بہت سی باتوں کا علم ہو جاتا۔ اور موسےٰ اگر اپنے ساتھی کے ساتھ اور زیادہ دیر ٹھہرتے۔ تو نہایت عجیب امور کا مشاہدہ کرتے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسےٰ تھے۔ اس لئے اپنے مثیل کے حالات اور زیادہ معلوم کرنے کے لئے آپکا اس خواہش کا اظہار کرنا ایک طبعی امر تھا۔ گو اس قول میں میرے نزدیک اس واقعہ کے کشفی یا ظاہری ہونے پر کوئی صاف دلیل نہیں پائی جاتی۔ تاہم حضرت میر صاحب کا پہلو زیادہ واضح ہے۔

اقوال صحابہ وتابعین

میری نظر سے کسی صحابی یا تابعی کا قول بھی نہیں گزرا۔ جس نے اس واقعہ کو کشفی تسلیم کیا ہو۔ بلکہ جہانتک مجھے معلوم ہے سبھی اس واقعہ کو ظاہری سمجھتے رہے ہیں۔ البتہ سالم صاحب نے حضرت ابن عباس کا ایک قول پیش کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ما کان الکنز الا علما کہ خزانہ سے مراد علم ہے۔ یہ تعبیر صاف بتاتی ہے کہ متقدمین کے نزدیک بھی یہ واقعہ کشفی تھا۔ اور تعبیر طلب" میں نے جہاں تک اس کے متعلق روایات دیکھی ہیں۔ حضرت ابن عباس نے اس واقعہ کو کشفی نہیں بتایا۔ بلکہ ظاہری سفر مانا ہے۔ بخاری مسلم۔ ترمذی وغیرہ میں انہی سے بروائت ابی بن کعب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مفصل روائت بیان ہوئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت ابن عباس سے یہ منقول ہے۔ کہ وہ کنز علم تھا۔ مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ انہوں نے تعبیری معنے نہیں لئے بلکہ ان کا مطلب یہ تھا کہ دیوار کے نیچے صحف مدفون تھے۔ چنانچہ علامہ ابن جریر کنز کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ کنز کے متعلق اہل تاویل نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کے نیچے صحیفے مدفون تھے۔ جن میں علم تھا۔ پھر ابن عباس اور سعید بن جبیر کا قول نقل کیا ہے۔ کہ وہ کنز علم تھا اور مجاہد نے کہا ہے کہ وہ صحیفے تھے جن میں علم تھا۔ چنانچہ امام جعفر بن محمد نے فرمایا وہ صرف اڑھائی سطریں تھیں آگے وہ عبارت لکھی ہے۔ پھر عکرمہ اور قتادہ کا قول نقل کیا ہے۔ کہ وہ مال تھا اور اسی کو ابن جریر نے ترجیح دی ہے۔ اور خازن نے ابن عباس کا قول یوں نقل کیا ہے۔ قال ابن عباس کان لوحا من ذھب مکتوبا فیہ عجبا لمن ایقن بالموت یعنے دیوار کے نیچے ایک سونے کی تختی تھی۔ جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔ اور بعینہٖ یہی قول ابن جریر نے امام حسن بصری سے نقل کیا ہے۔ اور یہ دونوں کا جامع ہے یعنی مال اور علم کا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ کنز سونا اور چاندی تھا جیسا کہ ترمذی نے بروائت ابو الدرداءؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روائت کی ہے۔ قال کان الکنز ذھبا وفضۃ یعنے آپ نے فرمایا کنز سونا اور چاندی تھا۔ چنانچہ علامہ بیضاوی نے بھی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً مروی ہے۔ کہ وہ سونا اور چاندی تھا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے مقابلہ میں کسی اور کا قول قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اصلی واقعہ ماننے کی صورت میں اس سفر کی عظمت

سالم صاحب نے اپنے مضمون میں خاص طور پر اس امر پر زور دیا ہے کہ واقعی قصہ ماننے کی صورت میں اس سفر کی عظمت بالکل گر جاتی ہے اور یہ معاملات اتنے حقیر بن جاتے ہیں۔ کہ ان کے لئے کوئی معمولی آدمی بھی سفر اختیار نہیں کرتا۔ چہ جائیکہ موسےٰ علیہ السلام ایسے عظیم الشان نبی کشتی توڑنے۔ معصوم بچہ کو قتل کرنے۔ قریب الانہدام دیوار کی مرمت کرنے اتنی اہمیت دیں۔ کہ خضر علیہ السلام کی ہزار ہزار منت کرکے ان کی شاگردی اختیار کریں۔

میرے نزدیک اس واقعہ کو اصلی اور ظاہری ماننے کی صورت میں اس واقعہ اور سفر کی عظمت بدستور قائم رہتی ہے۔ غور کیا جائے تو بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان افعال سے جو حضرت خضر نے کئے۔ حضرت موسےٰ کو اس امر کا علم دیا گیا تھا۔ کہ بعض وقت الٰہی ارشاد کے ماتحت خدا کے خاص الخاص بندوں کو بھی ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو عوام الناس کی نظر میں بظاہر قابل اعتراض ہوتے ہیں۔

میرے نزدیک چونکہ اس سفر کا واقعہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کو خروج مصر سے پہلے پیش آیا تھا۔ اس لئے جو ایسے امور انہیں آئندہ پیش آنے تھے۔ ان کے لئے انہیں پہلے سے تیار کر دیا گیا تھا۔ مثلاً حضرت موسےٰ نے خضر کے کشتی کو عیب دار بنانے پر اس خطرہ کا اظہار کیا۔ کہ اس فعل کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اہل کشتی غرق ہو جائیں۔ لیکن خضر نے بتایا۔ کہ میں نے تو مالکان کشتی کی بہتری کے لئے اسے عیب دار بنایا ہے۔ تا ان کے آگے جو غاصب بادشاہ تھا وہ ان سے کشتی نہ چھین لے۔ چنانچہ اس کے بعد جب حضرت موسےٰ علیہ السلام مسکین بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لے گئے۔ اور سمندر کے کنارے پر پہنچے۔ اور پیچھے ظالم بادشاہ فرعون لشکر سمیت آ رہا تھا۔ اس وقت آپ نے بنی اسرائیل کو سمندر میں جو راستہ ظاہر ہوا تھا۔ اس میں سے جلدی جلدی گزر جانے کا حکم دیا۔ جس میں ذرا سی دیر ہو جانے میں یقیناً غرق ہو جانے کا خطرہ تھا۔

دوسرا واقعہ معصوم بچے کے قتل کا تھا۔ جس پر حضرت موسےٰ نے یہ سوال کیا أقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس کہ اس بچے نے تو کسی کو قتل نہیں کیا تھا۔ پھر تو نے اسے قتل کیوں کیا۔ تو خضر علیہ السلام نے اس کی حقیقت بیان کر کے حضرت موسےٰ کو یہ سبق دیا۔ کہ بعض وقت اللہ تعالےٰ کے مقربین کو بعض عمیق در عمیق مصالح کی وجہ سے ایسے کام بھی کرنے پڑ جاتے ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں قابل اعتراض ہوتے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت موسےٰ نے جنگوں میں نہ ایک بلکہ سینکڑوں شیر خوار بچوں کو جنہوں نے کسی نفس کو قتل نہ کیا تھا۔ اپنے حکم سے قتل کرایا۔

(دیکھو گنتی باب ۳۱ آیت ۱۷)

تیسرا واقعہ دیوار کو بغیر اجرت کے بنانے کا تھا۔ اس میں حضرت موسےٰ کو یہ علم دیا گیا تھا کہ خدا تعالےٰ کے انبیاء اور اولیاء کو [illegible] اللہ تعالےٰ کی صفت ربوبیت کا مظہر ہو کر امت کی بہتری کے لئے بغیر اجرت کے کام کرنے پڑتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی تمام زندگی بنی اسرائیل کی بار بار کی نافرمانیوں کے باوجود ان کی بہتری اور بہبودی کے لئے لگا دی۔ اور ان سے کوئی اجرت طلب نہ کی۔

پس خضر نے جو تین کام کئے تھے ان سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو بہت بڑا علم حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ اور فوائد و مطالب بھی اس واقعہ میں مضمر ہیں۔ مثلاً

اول۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔

کہ اولیاء کو بھی قطعی اور یقینی وحی ہوتی ہے دوسرے جب کسی بندہ کے متعلق یہ علم ہو جائے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اُسے مامور کیا ہے۔ پھر اس کے بعد اگر اس سے بعض ایسے افعال صادر ہوں۔ جو بظاہر قابل اعتراض ہوں۔ تو بدظنی کرکے اس سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے یا تو حضرت موسیٰ کی طرح دریافت کر لینا چاہیئے۔ یا خاموش رہنا چاہیئے یہاں تک کہ وہ بندہ خود اس کے متعلق بیان کر دے یا اللہ تعالےٰ خود اس کی حقیقت القاء کر دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

موسیٰ بھی بدگمانی سے شرمندہ ہو گیا
قرآن میں خضر نے جو کیا تھا پڑھو ذرا
بندوں میں اپنے بھید خدا کے ہیں صد ہزار
تم کو نہ علم ہے نہ حقیقت ہے آشکار

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چونکہ اللہ تعالےٰ نے اس بندہ کے متعلق بذریعہ وحی اطلاع دی تھی کہ وہ ان سے علم لدنی میں بڑھ کر ہے۔ اس لئے ان کا اس بندہ کے افعال پر اعتراض کرنا درست نہ تھا۔

اس سے موجودہ منافقین جماعت بھی سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ جو از راہ بدظنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پاک ذات پر نکتہ چینیاں اور بیہودہ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اُسے مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ رجس سے پاک ہے اور نور اللہ ہے۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ خدا تعالےٰ کا محبوب ہوگا۔ اس لئے آپ پر از راہ بدگمانی اعتراض کرنے والے کبھی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

تیسرے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آیت فلا تسألنی عن شیئ حتی احدث لک منہ ذکرا سے میں نے بہت بڑا فیض پایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور سوال کرنے میں کبھی تقدیم نہ کرتا۔

چوتھے۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی کو نبی پر جزئی فضیلت ہو سکتی ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ایک نبی کو دوسرے نبی پر کلی فضیلت بھی ہو سکتی ہے۔

پانچویں۔ اس واقعہ میں دجال کے علمی حملہ کے رد کیلئے تیاری کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور امت محمدیہ کو بتایا گیا ہے۔ کہ دجال جو غیر مومن ہو کر علم کی خاطر ہر دور و نزدیک مقام کا سفر کرے گا۔ اور اسلام پر علمی طریق سے حملہ کرے گا۔ اس صورت میں مسلمانوں پر لازم ہے۔ کہ وہ بھی علم کے حصول کی خاطر چاہے انہیں چین جیسے دور دراز ملک میں جانا پڑے۔ وہاں جائیں اور علم حاصل کریں اور دجال کا قاتل مسیح موعود علیہ السلام جس کی آمد کی ذوالقرنین کے قصہ میں مثالی رنگ میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ جب ہندوستان میں ظاہر ہو تو وہ جہاں کہیں ہوں۔ علم حاصل کرنے کی نیت سے اس کے پاس پہنچیں۔ جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے حصول علم کی خاطر ایک لمبا سفر اختیار کرکے ایک مرد خدا کے پاس پہنچے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے یہاں درج نہیں کرتا۔

مثالی رنگ میں پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی تفسیر کے لئے جہاں اور زرین اصول بیان فرمائے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ قرآن مجید میں جو قصص بیان ہوئے ہیں۔ وہ محض قصے نہیں۔ بلکہ وہ آئندہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیوں کے رنگ میں ہیں۔ جیسا کہ حضرت خضر کے قصہ سے اگلے قصہ ذوالقرنین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سورہ کہف سے ثابت ہے۔ کہ ذوالقرنین صاحب وحی تھا۔ خدا تعالےٰ نے اس کی نسبت فرمایا قلنا یا ذا القرنین۔ پس اس وحی الٰہی کی رو سے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں"۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۱۔ حضور پر ان آیات کے پیشگوئی کے رنگ میں جو معنے کھولے گئے ان کا ذکر کرنے سے پہلے فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ پہلے معنوں سے انکار نہیں ہے۔ وہ گذشتہ سے متعلق ہیں۔ اور یہ آئندہ کے متعلق اور قرآن شریف صرف قصہ گو کی طرح نہیں بلکہ اس کے ہر ایک قصہ کے نیچے پیشگوئی ہے"۔ صفحہ ۱۰۲ پھر حضور علیہ السلام نے نہایت ایمان افزا اور بصیرت افروز پیرایہ میں اس پیشگوئی کو تفصیل سے اپنے اوپر چپاں کیا ہے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۰ کو ایک دفعہ ضرور پڑھ لیں۔ پس ذوالقرنین کے قصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت مثالی طور پر پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ اور حضرت خضر و موسیٰ کے قصہ میں میرے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مثالی طور پر پیشگوئی موجود ہے۔ اور آپ ہی وہ عبد کامل ہیں۔ جو مجمع البحرین کے مقام پر فائز ہیں۔

مجمع البحرین علم و معرفت
جامع الدو ممین ابر و خاور ے

اور رحمت خداوندی سے آپ کو ایسی کامل تعلیم اور کامل کتاب عطا ہوئی جس میں دینی و دنیوی ترقیات کے تمام اسباب و وسائل مذکور ہیں۔ ہاں وہ ایک ایسی کامل تعلیم ہے۔ جو بحر زخار کی طرح ہے جس کے اندر ہر قسم کی روحانی غذا (مچھلی) موجود ہے اور تمام عمدہ تعلیموں پر حاوی ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہے گی اور اس کا کوئی ناسخ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما کنت ترجوا ان یلقی الیک الکتاب الا رحمۃ من ربک یعنی مکمل کتاب کا دیا جانا صرف تیرے رب کی رحمت سے ہے۔ ورنہ تجھے تو اس کا خیال تک بھی نہ تھا نیز فرمایا ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا الا رحمۃ من ربک ان فضلہ کان علیک کبیرا۔ اسی طرح فرمایا۔ وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان پھر فرمایا وعلمک ما لم تکن تعلم کہ ہم نے تجھے وہ وہ علوم سکھائے جن کا تجھے کچھ بھی پتہ نہ تھا۔

پس آپ ایک ایسے مقام پر ہیں۔ کہ جب تک ایک انسان اس مقام کی تلاش میں اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی ہدایت کے مطابق چلتا جائے۔ اسے تکان نہیں ہوتی بلکہ مطابق آیت والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اس پر روحانی ترقی کے دروازے کھلتے جاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص آپ کے مقام سے تجاوز کرکے آگے نکلنا چاہے اور آپ کی شریعت اور کتاب کو پیچھے چھوڑ دے تو پھر اس کے لئے سوائے تکان اور تنگی اور مصیبت کے کچھ نہیں ہے ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا۔ اگر اس کے بعد پھر روحانی غذا حاصل کرنا چاہے۔ تو اُسے اسی صخرہ کے پاس واپس آنا ہوگا۔ جو تمام جہان کی آرام گاہ اور جائے پناہ ہے۔ ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم (اعراف) اور وہ وہی چٹان ہے۔ جس کے متعلق پہلی کتابوں میں پیشگوئی تھی۔ کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا۔ آخر وہی کونے کا سرا ہوا یہ خدا کی طرف سے ہے۔ اور ہماری آنکھوں میں عجیب (متی ۲۱/۴۲) ہاں یہ وہی چٹان ہے جس کے پاس آبحیات کا چشمہ ہے۔ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کے لئے زندہ کیا جائے گا۔ اور اس پر کبھی موت طاری نہ ہوگی۔ اور وہ کامل عبد جلال و جمال دونو صفات کا حامل موسوی اور عیسوی کمالات کا جامع اور عرفان ابراہیم کا وارث جس کا وجود باجود لا شرقیہ ولا غربیہ کا مصداق۔ افراط و تفریط سے پاک جس کا ہر خلق اور ہر صفت حد اعتدال پر واقع جس سے غضب کے موقع پر غضب اور رحم کے موقع پر رحم ظاہر ہوا۔ ایسے کامل کہ موسیٰ جیسے نبی کو بھی بشرط زندگی آپ کی شاگردی کے سوا چارہ نہ ہوتا جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ واللہ لو بدا لکم موسیٰ واتبعتموہ وترکتمونی اضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسیٰ حیا وادرک نبوتی لما وسعہ الا اتباعی (مشکوٰۃ) یعنی بخدا اگر موسیٰ اسوقت ظاہر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر اس کی پیروی کرتے تو تم سیدھے راستے

امریکہ میں تبلیغ اسلام

نومسلمین میں ارکان اسلام کی پابندی ۔ معززین کو تبلیغ ۔ چندہ خلافت جوبلی فنڈ ۔ نومسلمین

طویل تبلیغی سفر

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے انتہا احسان ہے کہ اس ذات بابرکات نے سخت مشکلات کے باوجود عرصہ زیر رپورٹ میں اعلائے کلمۃ اللہ کے ایمان افزا مواقع عطا کئے۔ نہایت اختصار کے ساتھ ذیل میں ان تبلیغی کارگذاریوں کے کوائف درج کرتا ہوں۔

سرزمین امریکہ کے ایک وسیع علاقہ میں ہمارا کام پھیلا ہوا ہے۔ لہٰذا عاجز کو اکثر دوروں میں رہنا پڑتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بھی میں نے ایک طویل تبلیغی سفر کیا۔ Detrat, Kalamazoo Grard Rapias, Michigan city, Indianapolis Cleveland, Washington, نامی نو شہروں میں گیا۔ اور شبانہ روز تقاریر کیں، انفرادی تبلیغ کے علاوہ جماعتوں کے متعلق تنظیمی اور تربیتی فرائض بھی سرانجام دیئے

عظیم الشان انقلاب

دنیا ایک عظیم الشان انقلاب میں سے گذر رہی ہے۔ غیر معمولی واقعات نہایت سرعت سے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ بین الاقوامی فضاء زیادہ سے زیادہ مکدر ہوتی جا رہی ہے۔ اقوام عالم حربی تیاریوں میں پورے شد و مد سے منہمک ہیں۔ اہل دنیا کو ہر وقت ایک اور عالمگیر جنگ کا خدشہ لگا ہوا ہے۔ مدبرین کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ اگر ایک اور عالمگیر جنگ ہوئی تو موجودہ مغربی تمدن کا جس پر اہل مغرب کو بے حد ناز ہے خاتمہ ہو جائے گا۔ الغرض دنیا کے ایک کنارے سے کر دوسرے تک خدائے عزوجل کا غضب بھڑک رہا ہے تمام دنیا میں بے چینی ۔ بدامنی اور ایک ہیبت ناک خوف طاری ہے۔ یہ سب کچھ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی پیشگوئیوں کے عین مطابق وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ان ہیبتناک واقعات کی صورت میں پوری ہو رہی ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں عاجز نے بتوفیق ایزدی مختلف شہروں میں کثرت سے لیکچرز دیئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں واقعات حاضرہ کی روشنی میں بیان کیں۔ یہ تقاریر نومسلمین کے لئے باعث تقویت ایمان اور غیر مسلمین میں تبلیغ احمدیت کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوئیں۔

انفرادی تبلیغ

انفرادی تبلیغ کا کام یہاں بہت وسیع ہے۔ میں مختلف شہروں میں پھرتا رہا ہوں۔ بہت لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے اور کثرت سے تبادلہ خیالات اور انفرادی تبلیغ کے مواقع ملتے ہیں۔ اس کام کی تفصیل بیان کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ ہاں بعض واقعات کا ذکر کئے دیتا ہوں۔

گذشتہ ایام میں ایک ترکی نوجوان سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ یہ صاحب حکومت ترکی کی طرف سے حصول تعلیم کے لئے امریکہ آئے ہوتے ہیں۔ میں نے ان کو احمدیت کا پیغام دیا اور انہوں نے میری تقریر سنی۔ بہت سوالات کئے اور جوابات پر تشفی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ آپ کے پاس خوب معلومات کا ذخیرہ ہے۔ میرا پتہ لکھ کر لے گئے اور کہا کہ پھر ملاقات کر کے مزید معلومات حاصل کریں گے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بیروت کے ایک مسلمان لیڈر جن کا نام جمیل بیگ ہے بسیم قضیہ فلسطین کے لئے فراہمی چندہ کی خاطر یہاں آئے۔ صاحب موصوف ایک مشہور مصنف اور سیاح عالم ہیں۔ مقامی عربوں نے ان سے میرا تعارف کرایا۔ اسلامی خدمات کی بہت تعریف کی۔ اس ضمن میں فلسطین کے متعلق میرے مضامین کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے ان مضامین کو بنظر استحسان دیکھا رسالہ مسلم سن رائز کے وہ تمام نسخے طلب کئے جن میں وہ مضامین شائع ہوئے اور بتایا کہ میں ان پرچوں کا ایک ایک نسخہ اپنے پاس رکھوں گا۔ اور ایک ایک نسخہ المفتی الحاج امین الحسینی کے نام ارسال کروں گا۔

ان ایام میں میں ایک دفعہ ایک کلب میں گیا۔ جہاں ملک شام اور فلسطین کے کچھ عرب مسلمان موجود ہوتے تھے۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اختلافی مسائل پر گفتگو شروع ہو گئی اور مجھے وفات مسیح خصوصیت سے واقعہ صلیب پر مختلف جہت سے مفصل روشنی ڈالنے کا موقع ملا۔ لوگ اعتراض کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال تھی اور آخیر سب کو ساکت ہونا پڑا اور بعض نے کہا کہ یہ حق پر ہیں۔

ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی جو ایک سوسائٹی کے ہیڈ ہیں۔ مجھ سے ملنے کے لئے دار التبلیغ میں آئے یہ صاحب اقتصادیات سے خاص طور پر دلچسپی رکھتے ہیں میں نے ان کو کچھ لٹریچر دیا۔ جس میں سلسلہ حقہ کے پیش کردہ اسلامی اقتصادی مسائل پر شرح و بسط سے بحث ہے۔ ان رسالجات کے مطالعہ کے بعد پھر ملنے کے لئے آئے۔ اور اسلام کے متعلق مزید سوالات کئے کچھ حوالجات لکھ کر لے گئے مجھ سے معلومات حاصل کرنے کے بعد انہوں نے نہایت حیرانگی کا اظہار کیا کہ "ہم اسلام کو کیا سمجھتے رہے ہیں" اور اقرار کیا کہ مغرب میں اسلام کے متعلق بہت غلط فہمی ہے۔ اور کہا کہ میں اپنے کلب میں آپ کی تقریر کا انتظام کروں گا۔

رمضان مبارک

عرصہ زیر رپورٹ رمضان شریف کا بابرکت مہینہ گذرا۔ امریکہ کے احمدیوں نے نہایت شوق و اخلاص سے روزے رکھے۔ بعض جماعتوں میں نماز تراویح اور درس کا بھی انتظام کیا۔ شہر کلیولینڈ میں سید عبد الرحمٰن صاحب ابن سید عزیز الرحمٰن صاحب مرحوم مہاجر قادیان نے یہ مبارک کام سرانجام دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

میں نے امسال رمضان شریف کا تمام مہینہ شکاگو میں گذارا اور مہینہ بھر بلا ناغہ باجماعت نماز تراویح [illegible] اور قرآن کریم کا درس دیا۔ احباب جماعت شکاگو نے نہایت اخلاص و ایثار سے ان جلسوں کا انتظام کیا۔ اور پورے جوش ایمانی اور گہری دلچسپی اور مومنانہ ذوق و شوق سے نماز تراویح اور درس القرآن میں شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس ذات بابرکات نے اس کفر و الحاد کے ملک میں جہاں لوگ باطل پرستی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور لہو و لعب و عیاشی میں اپنے اوقات صرف کرنے کے عادی ہیں۔ ہمارے لئے ایک ایسی فضاء پیدا کر دی کہ ہم رمضان شریف میں اسی رنگ میں عبادت کر سکتے اور قرآن مجید کا درس دے سکتے ہیں۔ جس

رنگ میں دارالامان میں یکساں ہوتے ہیں۔

عید الفطر

اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ امریکہ کے احمدی نومسلمین روز بروز اسلامی روح اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلامی رسوم کو پورے اخلاص سے اختیار کر رہے ہیں۔ اور دینی تقاریب کے مواقع پر بے حد جوش کا اظہار کرتے ہیں۔

اس دفعہ بھی رمضان شریف کے اختتام پر عید الفطر کی مبارک تقریب جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے نہایت جوش سے منائی۔ مختلف جماعتوں میں یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ صبح کو نماز عید ادا کرنے اور خطبہ پڑھنے کے علاوہ رات کو بغرض تبلیغ عام جلسے منعقد کرکے غیر مسلمین کی دعوت کی جائے۔ احمدی احباب نے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ خصوصاً احمدی خواتین نے دن بھر پوری محنت سے کھانا تیار کیا اور رات کو جلسہ منعقد ہونے سے پہلے اس طعام سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ بعد میں، اسلام پر پُر از معلومات لکچر دئے گئے۔ جن کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔

جلسہ سیرت النبیؐ

اب کے ہم نے آٹھ جنوری ۱۹۳۹ء کو یوم النبی منایا۔ مختلف جماعتوں سے آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ جلسہ ہائے سیرت النبی ہر جگہ کامیاب رہے الحمد للہ شکاگو کا جلسہ بفضل خدا خاص طور پر ممتاز رہا۔ سامعین مختلف اقوام و رنگ اور ملکوں کے افراد پر مشتمل تھے جن میں علاوہ اور غیر مترجین تھے۔ ایک صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر پُرسوز تقریر کی۔ باقی دو اصحاب نے مضامین پڑھ کر سنائے جن میں سرور کائنات علیہ السلام کی مقدس زندگی کے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ بعد میں اس عاجز نے "محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ تمام تقاریر سے سامعین از حد محظوظ ہوئے اختتام جلسہ پر پانچ اصحاب بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے

چندہ خلافت جوبلی فنڈ

امریکہ میں سخت اقتصادی مشکلات رونما ہیں۔ بے کاری زوروں پر ہے اور لوگوں کی مالی حالت نہایت نازک۔ اس لئے احباب جماعت خلافت جوبلی فنڈ میں اتنا چندہ نہیں دے سکے جتنا کہ دینا چاہئے تھا۔ تاہم مخلصین نے حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لیا۔ اس وقت تک میں مبلغ 867.00 وصول کر چکا ہوں۔ مزید چندہ وصول ہونے پر عنقریب انشاء اللہ دارالامان ارسال کروں گا۔

نومسلمین

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں سولہ نفوس حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک خاتون خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو ہمارے مرکز سے تقریباً تین ہزار میل کے فاصلہ پر Oregon نامی ریاست کی باشندہ ہے۔ اس کی عمر ساٹھ سال سے تجاوز کر چکی ہے وہ اپنے قبول اسلام کی کیفیت تحریر کرتی ہے۔ کہ "میں ایک پرجوش عیسائی ہوتی تھی۔ اور مذہبی کام میں دلچسپی لیتی تھی۔ میں مذہب کے متعلق مطالعہ اور تحقیق کرتی رہی۔ جس کے نتیجہ میں مجھ پر منکشف ہوا کہ عیسائی مذہب سراسر باطل ہے کیونکہ عورت کے پیٹ سے نکلا ہوا آدمی کس طرح خدا ہو سکتا ہے۔ بس میرے اندر ایک بے اطمینانی پیدا ہوگئی اور میں حق کی متلاشی تھی۔ اس طرح سے ایک عرصہ گذر گیا۔ اتنے میں مجھے ایک احمدی خاتون سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس نے مجھے اسلام و احمدیت کے متعلق لٹریچر دیا جسکے مطالعہ سے میں اس حق الیقین پر پہنچی کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ اور میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ کہ اس نے مجھے سچا مذہب اختیار کرنے کی توفیق دی"۔

اس خاتون کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بہت ہی مخلص ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کو اور دیگر نومسلمین کو حقیقی ایمان و استقامت عطا کرے۔ اور ان کے ذریعہ اس ملک میں اسلام اور احمدیت کو پھیلائے آمین

رسالہ مسلم سن رائز

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے رسالہ مسلم سن رائز اب پوری باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ اور کیا بلحاظ تبلیغ اور کیا بلحاظ تعلیم نہایت مفید خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

میں احباب جماعت کی خدمت میں التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ خود بھی رسالہ کے خریدار بنیں۔ اور اپنے حلقہ اثر میں اس کی اشاعت بڑھائیں۔ رسالہ آپ کی اعانت کا سخت محتاج ہے اس نہایت ہی مبارک اور اہم کام میں میرا ہاتھ بٹا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اور مجھے شکریہ کا موقع دیں۔

درخواست دعا

بالآخر مخلصین سلسلہ کی خدمت میں نہایت الحاح سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے خاص اوقات میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہوں کو معاف کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ میں ناقابل بیان مشکلات میں مبتلا ہوں۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے ان تمام مشکلات کو دور کردے اور غیبی تائید و نصرت سے ہر لحاظ سے اور ہر جہت سے خدمت اسلام میں وہ کامیابی عطا کرے جو خدا کے نزدیک حقیقی کامیابی ہے۔ نیز میرے بیوی بچوں کے حق میں بھی دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو خادم دین با اقبال اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

عاجز طالب دعا

مطیع الرحمٰن بنگالی۔ مبلغ امریکہ۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ضلع سیالکوٹ۔ مولوی محمد علی صاحب مبلغ ضلع سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ موضع میادی ڈوگراں میں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ جسکے اجلاس اول میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور بعد تقریر سوالوں کے لئے وقت دیا گیا۔ چنانچہ ایک صاحب نے یہ سوال کیا۔ کہ مہدی تو سیدوں کے گھرانے سے ہوگا اور مرزا صاحب مغل ہیں۔ اس کا نہایت وضاحت سے جواب دیا گیا۔ جو معترض کی سمجھ میں آگیا اور حاضرین پر بھی اچھا اثر ہوا۔ دوسرے اجلاس میں ناجی فرقہ کی شناخت پر دو گھنٹہ تقریر کی اختتام پر سوالوں کے لئے وقت دیا گیا۔ مگر کسی نے کوئی سوال نہ کیا دوسرے دن فرداً فرداً تبلیغ کی گئی اور دو صاحبان نے بیعت کر لی۔ دو عورتوں نے بھی بیعت کی۔ ان سب کی بیعت کے خطوط حضرت امیر المومنین کی خدمت میں بھجوا دئے ہیں۔

شمالی مالابار۔ مولوی عبید اللہ صاحب مالاباری کنانور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ ہیں کالی کٹ گیا۔ وہاں فرداً فرداً اور مجموعی طور پر میونسپل پارک میں جاکر تبلیغ کی۔ سوالات کے جوابات دئے اور الفضل کا ترجمہ ملایالم میں احباب کو سنایا۔ جماعت کالی کٹ کا معائنہ کیا اور

...نر اور دوستوں سے سلسلہ لکچر شروع کرنے کا وعدہ لینے کے بعد کنانور آیا۔ کنانور میں احباب سے ملا اور عصر کے بعد کوتالانی گاؤں کو روانہ ہوا جہاں چند احمدی رہتے ہیں۔ نیز بعض ایسے نوجوان م

و بھی ہیں۔ جو احمدیت کے قریب ہیں۔ اُن سے ملاقات کی اور تبلیغ کی۔ یہاں سے کنانور واپس آگیا۔ جمعہ پڑھایا جس میں نوجوانوں کو تبلیغ کے لئے نصیحت کی۔ وہاں سے روانہ ہوکر۔ پنگاڑی آیا۔ یہاں دوستوں کو سوالات کے جوابات دئے گئے۔ مختلف امور پر گفتگو ہوئی۔ اور مغرب تا عشاء الفضل کا ترجمہ سنایا گیا۔ (مرتبہ نشر و اشاعت)